نے تازگی محسوس کی۔

(ب) چوروں کی باتیں سننے کے بعد چرواہے نے چوروں سے کیا کہا؟

جواب: چرواہے نے چوروں سے کہا کہ چوری کرنا بُری بات ہے۔بستی کے لوگ غریب ہیں یہاں سے آپ کو کچھ نہیں ملے گا۔اگر کچھ چاہیے تو اس درخت کے نیچے کُدائی کرو یہاں سے دولت ملے گی۔

(ج) چوروں نے دونوں برتن چرواہے کے آنگن میں کیوں اُلٹ دیے؟

جواب: چوروں نے چرواہے کے آنگن میں دونوں برتن اس لیے اُلٹ دیے کہ اس میں سانپ اور بچھو بھرے ہوئے تھے۔

(د) بوڑھا چرواہا دردناک آواز میں کیوں چیخا؟

جواب: بوڑھا چرواہا اس لیے چیخا کہ اس کا وہ پیپل کے درخت کا پتہ اس کے اُٹھنے تک کھا رہی تھی۔جس پر بادشاہ نے دو گاؤں لکھ کر دیے تھے کہ یہ تمہارے ہیں۔

(ہ) بادشاہ نے بوڑھے چرواہے کو انعام دینا چاہا تو اس نے بادشاہ کو کیا جواب دیا؟

جواب: اس نے بادشاہ کو جواب دیا: ''جب آپ بھی ہاتھ پھیلا کر اسی سے مانگتے ہیں جو سب کا داتا ہے پھر میں بھی کیوں نہ اسی سے مانگوں''۔

(و) اگر آپ چرواہے کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے اور کیوں؟

جواب: اگر میں چرواہے کی جگہ ہوتا تو میں بھی صرف اللہ سے مانگتا کیونکہ وہ سب کو پالنے والا، انصاف کرنے والا ہے۔اس لیے کہ میں سمجھتا ہوں یہ دولت و دنیا یہ سب اس ذات سے تعلق سے کم تر چیزیں ہیں۔

۲۔سبق کے مطابق درست الفاظ لکھ کر خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) بادشاہ کو سخت ۔۔۔۔۔لگ رہی تھی۔ (پیاس)

(ب) جمعے کے بعد۔۔۔۔۔بھی اسی راستے پر جا کر کھڑا ہو گیا۔ (چرواہا)

(ج) بادشاہ اپنے۔۔۔۔۔کے ساتھ جنگل میں شکار کھیل رہا تھا۔ (مصاحبوں)

(د) پہرے داروں نے ہر بار چرواہے کو۔۔۔۔۔کر بھگا دیا۔ (ڈانٹ پھٹکار)

(ہ) چوروں نے دونوں برتن چرواہے کے۔۔۔۔۔میں اُلٹ دیے۔ (آنگن)

۳۔سبق کے مطابق درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

چوروں نے بڑی محنت سے زمین کھودی تو اندر سے نکلے	(الف) دو برتن
چرواہا مٹی کے پیالے میں دودھ لے کر آیا	(ب) بکری کا
جنگل میں پہنچتے پہنچتے چرواہے کو ہو گئی	(ب) شام
چرواہے نے باتیں سنیں	(ج) چوروں کی
بادشاہ نے چرواہے سے کہا تمہیں جاگیر میں دیے جاتے ہیں	(الف) دو گاؤں
چرواہے نے چوروں سے کہا بری بات ہے	(د) چوری کرنا
بادشاہ، جامع مسجد میں نماز پڑھنے جایا کرتا تھا	(ج) ہر جمعے کو
چرواہے کی آواز آ رہی تھی ایک	(ج) جھونپڑی سے

بادشاہ نے چرواہے کو جو پتہ دیا تھا اسے کھالیا	(الف) بکری نے
چوروں نے جیسے ہی برتن چرواہے کے آنگن میں الٹے ان میں سے سکے نکلنے لگے	(الف) سونے کے

۴۔سبق کے مطابق درست جواب کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں:

(الف) تازہ اور میٹھا دودھ پی کر بادشاہ کی پیاس بجھ گئی اور تازگی محسوس کرنے لگا۔ (✓)

(ج) بادشاہ نے ایک خرگوش کے پیچھے اپنا گھوڑا دوڑایا۔ (✗)

(د) بادشاہ نے چرواہے کو جو پتا دیا وہ بکری کھا گئی۔ (✓)

(ہ) بادشاہ چرواہے کی بات سن کر بہت حیران ہوا۔ (✗)

(و) برتنوں میں سانپ اور بچھو دیکھ کر چوروں کو بہت غصہ آیا۔ (✓)

۵۔''ہم اپنے معاشرے کو کیسے مثالی معاشرہ بنا سکتے ہیں ؟''اس موضوع پر دو دوستوں کے درمیان ایک مکالمہ لکھیں جو کم از کم ایک سو پچھتر الفاظ پر مشتمل ہو ۔

جواب۔

فرحان: السلام، میرے دوست! آپ کیسے ہو؟

احمد: وعلیکم السلام، میں ٹھیک ہوں، شکریہ! آپ سنائیں، آج کیا سوال لائے ہو؟

فرحان: مجھے ایک بات سوچنے کو ملی ہے، ہم اپنے معاشرے کو کیسے مثالی بنا سکتے ہیں؟

احمد: اچھا موضوع ہے! مجھے لگتا ہے کہ ہم اپنے معاشرے کو چند مختصر اقدامات کے ذریعے مثالی معاشرہ بنا سکتے ہیں۔

فرحان: بالکل۔الحمدللہ ہمارا معاشرہ اسلامی اقدار و روایات کا پہلے ہی معترف اور اچھا سمجھتا ہے۔بس دیکھنا یہ ہے کہ ہم اس کو شروع کہاں سے کریں گے؟

احمد: سب سے پہلے، ہمیں اپنے معاشرے اسلامی اقدار کو رائج کرنا ہوگا۔اس کے ساتھ ہی ہمیں تعلیمی فاصلوں کو کم کرنا ہوں گے۔ہمیں یکساں تعلیمی مواقع اور نظام فراہم کرنے ہوں گے تا کہ ہر شخص اپنی صلاحیت کے مطابق اپنے اندر کی تمام قابلیتوں کا فائدہ اٹھا سکے۔

فرحان: بہت ہی درست! دوسرا قدم کیا ہوسکتا ہے؟

احمد: دوسرا قدم ہمیں اپنے معاشرے میں اخلاقی اور سماجی بہتری لانے کی طرف لے جانا چاہئے۔اور یہ ہمیں اسلامی تعلیمات سے فراہم ہوسکتی ہیں۔ ہمیں انسانیت کی بنیاد پر احترام، شفقت، امن، اور برابری کے اصولوں کو فروغ دینا ہوگا۔

فرحان: بہت ہی خوبصورت اقدامات ہیں! اور آخری قدم کیا ہوسکتا ہے؟

احمد: آخری قدم میں ہمیں اپنے معاشرے میں مساوات کے مواقع فراہم کرنا ہوں گے۔ہمیں اقدامات سے معاشرے کو یقین دلانا ہوگا کہ ہر شخص کو اس کے حقوق اور مواقع کا برابر انداز میں حصہ ملتا رہے گا۔

فرحان: بالکل، میں بھی ان تمام اقدامات کو اپنے دوستوں اور خاندان میں فروغ دینے کے لئے زیادہ محنت کروں گا۔

احمد: بے شک! اگر ہم سب مل کر اپنے معاشرے کو مثالی بنانے کے لئے کام کریں گے، تو ہم ایک بہترین مستقبل کی طرف گامزن ہوں گے۔

فرحان: شکریہ احمد! آپ کے ساتھ اس خوبصورت موضوع پر مباحثہ کرنا بہت مفید لگا۔اللہ تعالیٰ آپ کے علم اور نصیحت سے عوام میں آگاہی کو فروغ دے۔ آمین

احمد: خواہش ہے کہ اب عملی اقدامات ہوں۔ کچھ بھی ہو، اب ہم اپنے معاشرے کو مثالی بنا کے دم لیں گے۔ آپ تیار ہیں تو میں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہوں گا۔

فرحان: خدا حافظ! جزاک اللہ احسن الجزاء

۶۔ اسکول کی لائبریری میں کتابوں میں اضافے کے لیے ہیڈ ماسٹر صاحب/ ہیڈ مسٹریس صاحبہ کے نام درخواست لکھیں۔

جواب۔

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ اسلامیہ ہائی اسکول لوئر مال لاہور

درخواست برائے: اسکول کی لائبریری میں کتب کا اضافہ کیا جائے۔

جناب عالی!

گزارش ہے کہ میں کل اپنے اسکول کی لائبریری میں ایک اہم کتاب کی اسٹڈی کے لیے گیا تو پتہ چلا کہ کتاب سرے سے ہے ہی نہیں اسی طرح میرے دوست نے بھی ایسا ہی گلہ کیا کہ اسکول کی لائبریری میں کچھ کتابیں موجود ہی نہیں ہیں۔

ہمیں اپنی پڑھائی میں مدد دینے والی کتب کی اشد ضرورت ہے لہذا لائبریری کو وسعت دی جائے۔ کتابوں کے آجانے سے ہمیں پڑھائی میں مدد ملے گی اور طالب علم آپ کو دعائیں بھی دیں گے۔

درخواست گزار

منظور حسین

جماعت ہفتم (الف)

رول نمبر ۲۱

15، جون 2024

۷۔ دیے ہوئے آغاز کی مدد سے ''غرور کا سر نیچا'' کے موضوع پر ایک کہانی لکھیں، جو کم از کم ایک سو پچھتر الفاظ پر مشتمل ہو۔

'' ایک گیدڑ غلطی سے رنگ کے ایک بڑے برتن میں جا گرا۔ باہر نکلتے نکلتے اس کی کھال رنگین ہوگئی۔ اس کی رنگین کھال پر جب دھوپ پڑی تو رنگ خوب

جواب۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک گیدڑ شہر کی طرف نکل آیا، شہر کے کتے اس کو دیکھ کر بھونکنے لگے۔ وہ ان سے بچتا اور ڈرتا ہوا ایک پرانے اور ویران گھر میں چلا گیا۔ یہاں پر بھی اس نے اپنے آپ کو جب غیر محفوظ پایا تو اسے ایک رنگ سے بھرا ہوا ڈبا ملا۔ وہ اس ڈبے میں چھپ گیا۔ ڈبا رنگ سے بھرا ہوا تھا۔ گیدڑ اسی ڈبے میں صبح تک چھپا رہا۔ صبح جب گیدڑ اس میں سے نکلا، تو وہ مختلف رنگوں سے رنگین تھا۔ اس نے جب اپنے آپ کو دیکھا تو بہت خوش ہوا۔ وہ اسی طرح جنگل واپس چلا گیا۔ جنگل میں گیدڑوں نے اسے دیکھا تو بہت حیران ہوئے۔ اس نے سوچا کہ میں اب ان جیسا تو نہیں ہوں تو وہ غرور کرنے لگا۔ ایک گیدڑ نے کہا تم میں کیا خاص بات ہے کہ تم مغرور ہوئے جا رہے ہو، اس پر اس نے کہا میں تم سب سے الگ ہوں میں اب مور ہوں دیکھتے نہیں میں تو رنگ بہ رنگ ہوں ایک گیدڑ نے کہا تم اپنی مور کی آواز نکالو، تا کہ ہمیں یقین ہو جائے کہ تم واقعی مور ہو، لیکن اس نے کہا اس کی آواز تو میں نہیں نکال سکتا۔ اچانک آسمان پر بادل آ گئے اور بڑے زور کی بارش ہوئی۔ بارش میں سب گیدڑ بھیگ گئے اور اس گیدڑ کا رنگ بھی اتر گیا۔ مغرور گیدڑ کا غرور اتر گیا اور شرمندہ ہونے لگا۔ اسی لیے کہتے ہیں کہ غرور کا سر نیچا ہوتا ہے۔

سبق نمبر ۹

وطن کا پاسبان

نصابی موضوع: افواجِ پاکستان کا شہید/شہدا

۱۔ دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) راشد منہاس نے کنٹرول ٹاور کو کیا پیغام دیا؟

جواب: راشد منہاس نے کنٹرول ٹاور کو پیغام دیا کہ ان کا جہاز اغوا کیا جا رہا ہے۔

(ب) مطیع الرحمٰن کون تھا اور وہ راشد منہاس کے طیارے میں زبردستی کیوں داخل ہوا؟

جواب: مطیع الرحمٰن ہوا بازوں کا استاد تھا۔ وہ پاکستانی طیارے کو اغوا کر کے بھارت لے جانا چاہتا تھا۔

(ج) راشد منہاس نے طیارہ کیوں تباہ کر دیا؟

جواب: راشد منہاس نے طیارہ اس لیے تباہ کر دیا کہ مطیع الرحمٰن طیارے کو بھارت لے کر جانا چاہتا تھا۔ راشد منہاس نے طیارہ دشمن کے حوالے کیے جانے سے بہتر فیصلہ کیا کہ طیارے کو اپنی سرزمین پر تباہ کر دیا جائے۔

(د) مطیع الرحمٰن طیارے کو بھارت کیوں لے جانا چاہتا تھا؟

جواب: مطیع الرحمٰن طیارے کو بھارت اس لیے لے جانا چاہتا تھا تاکہ ملکی طیارہ اور خفیہ راز بھارت کو دے سکے۔

(ہ) اگر آپ راشد منہاس کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے اور کیوں؟

جواب: اگر میں راشد منہاس کی جگہ ہوتا تو میں بھی اپنے ملک کا طیارہ اور ملکی خفیہ راز دشمن کے حوالے نہ ہونے دیتا۔ اس کے لیے خواہ میری جان بھی چلی جاتی کیونکہ یہ وطن کی محبت اور قوم سے وفا کا تقاضا بھی ہے۔

(و) ہم اپنے وطن کی حفاظت کرنے میں کس طرح حصہ لے سکتے ہیں؟

جواب: ہم اپنے وطن کی حفاظت اس طرح کر سکتے ہیں کہ ہم اپنی سرزمین پر دشمن کی طرف سے پھیلائے گئے پروپیگنڈے کو زائل کر دیں اور اپنے ملک کے قوانین کا احترام کریں۔ لوگوں کو اپنی ذات کی حد تک تحفظ کی یقین دہانی کروائیں اور میں اپنی ذمے داریوں کو پورا کروں۔

۲۔ سبق کے مطابق درست الفاظ لکھ کر خالی جگہ پُر کریں:

(الف) راشد منہاس نے نیوینیئر کیمبرج کا امتحان ۔۔۔۔۔ سے پاس کیا۔ (کراچی)

(ب) راشد منہاس کی شہادت کے وقت عمر صرف ۔۔۔۔۔ برس تھی۔ (بیس)

(ج) راشد منہاس ۔۔۔۔۔ ۱۹۵۱ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ (۱۷ فروری)

(د) راشد منہاس انجن اسٹارٹ کر چکے تھے اور ۔۔۔۔۔ پر آنے کے لیے اشارے کے منتظر تھے۔ (رَن وے)

(ہ) راشد منہاس ۔۔۔۔۔ میں پائلٹ آفیسر بنے۔ (اگست ۱۹۷۱ء)

۳۔سبق کے مطابق درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں:

راشد منہاس پیدا ہوئے	(د)۔۱۷فروری ۱۹۵۱ء کو
اشد منہاس کو طیارہ روکنے کا اشارہ کیا، انکے استاد	(د)مطیع الرحمٰن
راشد منہاس کا ستاد طیارہ اغوا کر کے لے جانا چاہتا تھا	(ج)بھارت
یہ راشد منہاس کی تنہا پرواز تھی	(ج)تیسری
راشد منہاس کو فوجی اعزاز دیا گیا	(ب)نشانِ حیدر
طیارہ ٹکرا کر پاش پاش ہو گیا	(الف)زمین سے
راشد منہاس اور مطیع الرحمٰن کے درمیان جاری تھی	(کھینچا تانی)
راشد منہاس نے جس جگہ طیارہ تباہ کیا وہاں سے بھارتی سرحد تھی۔	(ج)۳۲ کلومیٹر دور
مطیع الرحمٰن نے راشد کو حکم دیا	(ج)دروازہ کھولنے کا

۴۔سبق کے مطابق درست جواب کے سامنے (✓) اور غلط جواب کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں:

(الف) مطیع الرحمٰن طیارہ اغوا کر کے امریکہ لے جانا چاہتا تھا۔ (✓)

(ب) راشد منہاس ۱۹۷۱ء میں پائلٹ آفیسر بنے۔ (✓)

(ج) مطیع الرحمٰن دشمن ملک کا ایجنٹ تھا۔ (✓)

(د) راشد منہاس کو سب سے بڑے فوجی اعزاز نشانِ حیدر سے نوازا گیا۔ (✓)

(ہ) شہادت کے وقت راشد منہاس کی عمر صرف انیس برس تھی۔ (✗)

۵۔یوم آزادی پر اسکول میں منعقد ہونے والی تقریب کی روداد لکھیں، جو کم از کم ایک سو پچہتر الفاظ پر مشتمل ہو۔

جواب: 14، اگست 2023ء کو یوم آزادی کے موقع پر ہمارے اسکول میں ایک دلچسپ تقریب منعقد ہوئی۔اس تقریب کے انعقاد میں اسکول کے طلبا، اساتذہ اور انتظامیہ نے گہری دل چسپی لی۔سارے اسکول کو رنگ برنگی اور پاکستان کے پرچموں سے سجایا گیا تھا۔اسٹیج پر ایک بہت بڑا جھنڈا نصب کیا گیا تھا۔ اسکول کے طلباء، اساتذہ اور انتظامیہ نے ایک دوسرے سے خوب تعاون کیا۔سب نے مل کر مختلف ذمے داریوں کو ادا کرنے تعاون کیا ۔تقریب کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے کیا گیا۔اسکول کے ایک خوش الحان حافظِ قرآن نے قرآن مجید کی تلاوت کی ۔اس کے بعد نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پیش کی گئی اس کے بعد پھر اجتماعی طور پر قومی ترانہ پڑھا گیا، جس نے ہمیں وطن کی عظمت اور آزادی کی قیمت کو یاد دلایا۔اس کے بعد، طلباء نے مختلف موضوعات پر ملکی مسائل، وطن سے محبت کے ترانے، ملی نغمے اور تقریریں پیش کیں، جن میں آزادی کی اہمیت اور قربانیوں کا ذکر شامل تھا۔اسکول کے اساتذہ نے بھی باری باری اپنے ملک سے محبت اور طلبا کا کے لیے نصیحتیں کیں۔اپنے سابقا زمانہ طالب علمی کے واقعات اور تجربات کا اظہار کیا، جو طلباء کے لئے ایک سبق عبرت فراہم کرتے رہے۔اس کے بعد طلبا نے مختلف قومی نغموں پر ٹیبلو پیش کیے اور سب نے مل کر ایک قرارداد اور عہد نامہ پر اتفاق کیا جو پڑھ کر سنایا گیا کہ ہم سب مل کر اس ملک کی ترقی اور کامیابی میں ساری عمر صحہ ڈالتے رہیں گے۔پھر سب نے مل کر شہدائے پاکستان کے لیے فاتحہ خوانی کی اور ان کی یاد میں وطن کے لئے قربانی دینے والے شہیدوں کے لیے شمعیں کی روشن کی گئی۔تقریب کے اختتام سے قبل اسکول کے پرنسپل صاحب کو دعوت دی گئی۔انہوں نے اپنے خطاب

میں آج کی تقریب کے انعقاد پر انتظامیہ، طلبا اور اساتذہ کو خراجِ تحسین پیش کیا اور شاباش دی۔ انہوں نے آخر میں اسکول کی جانب سے سرٹیفکیٹس اور شیلڈز پیش کیں اور یوں ملی نغمے کی دھنوں کے ساتھ تقریب کا اختتام پذیر ہوئی۔

۶۔ ''وطن کی محبت اور ہماری ذمّے داریاں'' کے موضوع پر کم از کم دو سو الفاظ پر مشتمل ایک مضمون لکھیں۔

جواب: وطن کی محبت ایک ایسا جذبہ ہے جو ہمیں اپنے ملک کے ساتھ ایک مضبوط تعلق قائم کرتا ہے۔ وطن ہماری معاشرتی، ثقافتی، اور سیاسی پہچان کا مرکز ہے۔ ہماری وطن سے محبت ہمیں اپنے ملک کے ترقی کے لیے محنت، لگن اور خدمت کے جذبے سے کام کرنے کے لیے حوصلہ دیتی ہے۔۔ وطن سے محبت کے اظہار کا ایک طریقہ وطن کے لیے ادا کیے جانے والی ذمّے داریاں ہیں۔ یہ ذمّے داریاں اس بات کا اظہار کرتی ہیں کہ ہم اپنے ملک کی معاشی، سماجی، اور سیاسی معاملات میں شریک ہیں۔ ہمیں اپنے ملک کی معاشی اور سماجی بہتری کیلئے محنت کرنی ہوتی ہے۔ وطن کی محبت کا لازمی تقاضا کہ ہم اپنے ملک کی طرف سے عائد کردہ ذمّے داریوں سے بحسن وخوبی عہدہ برا ہوں۔ یہ چیز ہمیں ملک کے ترقی اور خوشحالی کے لئے ذمے دار شہری بناتی ہیں۔ ہمیں اپنے ملک کی تاریخ، جغرافیہ، اور قدرتی وراثت کی حفاظت کرنی ہوتی ہے۔ اسی طرح، ہمیں اپنے ملک کے سیاسی نظام کی بہتری اور قانون کی پاسداری میں بھی شریک ہونا چاہئے۔ وطن کی محبت اور ہماری ذمّے داریاں ہمیں اپنے ملک کے معاشی، سماجی، اور سیاسی معاملات میں مثبت تبدیلی لانے کیلئے سرگرمی دیتی ہیں۔ انہیں نبھاتے ہوئے ہم اپنے ملک کو ایک بہتر مستقبل کی جانب لے جا سکتے ہیں۔ وطن کی محبت ہمیں اپنے ملک کے لئے فخر اور شان کا احساس دیتی ہیں۔ یہ ہمیں احساس دیتی ہیں ہیں کہ ہم اپنے ملک کے حقیقی اور مستقبل کے ساتھی ہیں۔ اور ہمیں ذمّے داریوں کو ادا کرتے ہوئے، ہم اپنے ملک کی ترقی کے لیے کام کرتے رہنا چاہیے۔

سبق نمبر ۱۰

پُرانا کوٹ

نصابی موضوع: نظم ''مزاحیہ''

ا۔ دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) شاعر نے پُرانا کوٹ کہاں سے خریدا؟

جواب: شاعر نے یہ کوٹ نیلام سے خریدا ہے۔

(ب) کون کون سی شخصیات یہ کوٹ پہن چکی ہیں؟

جواب: ترک اور ایرانی اس کوٹ کو پہن چکے ہیں۔

(ج) کوٹ پر چکنائی کے دھبوں کی وجہ کیا ہے؟

جواب: کوٹ پرانے ہونے کی وجہ سے اس پر چکنائی کے دھبے ظاہر ہو جاتے ہیں اور وہ خستہ حال بھی ہوتے ہیں۔

(د) ''جو پھٹ کے چل نہ سکے۔ یہ نہیں ہے ایسا نوٹ'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: شاعر کہہ رہا ہے کہ نوٹ، اگر پھٹ جائے تو اس کا چلنا ممکن نہیں ہوتا لیکن کوٹ اگر پھٹ بھی جائے تو وہ قابلِ فروخت ہوتا ہے بسا اوقات وہ بہت قیمتی

بھی ہوجاتا ہے۔

(ہ) کوٹ کا رنگ کیسے اُڑ گیا؟

جواب: جب کپڑا پُرانا ہوجاتا ہے، اس کو سنبھال کر نہ رکھا گیا ہو۔ دھوپ اور ہوا سے محفوظ نہ رکھا گیا ہو تو اس کا رنگ خراب ہوجاتا ہے۔ جو رنگ اس کا اپنا ہوتا ہے وہ ختم ہوجاتا ہے۔

(و) شاعر نے پُرانے کوٹ کو عبرت کا سبق کیوں کہا ہے؟

جواب: شاعر نے پُرانے کوٹ کو عبرت کا سبق اس لیے کہا ہے کیونکہ یہ بہت لمبے عرصے تک بلکہ صدیوں کا مسافر ہوتا ہے۔

۲۔ سبق کے مطابق درست الفاظ لکھ کر مصرعے مکمل کریں۔

(الف) پرانے وضع کا بے حد عجیب۔۔۔۔۔ ہے۔ (جامہ)

(ب) میاں بزرگوں کا۔۔۔۔۔ بڑا غنیمت ہے۔ (سایہ)

(ج) کہ۔۔۔۔۔ چرالے گیا ہے رنگت کو۔ (آفتاب)

(د) بنا ہے کوٹ یہ۔۔۔۔۔ کی دکان کے لیے۔ (نیلام)

(ہ) نہ دیکھ کہنیوں پہ اس کی۔۔۔۔۔ (خستہ سامانی)

۳۔ نظم کے مطابق درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

بنا ہے یہ نام کی دکاں کے لیے	(الف) کوٹ
جگہ جگہ یہ پھرا مثل	(ج) مارکو پولو
پہن چکا ہے کبھی اس کو کوئی	(الف) واسکوڈی گاما
میاں سایہ بڑا غنیمت ہے	(ب) بزرگوں کا
یہ یادگار ہے کسی مرے ہوئے	(ج) گورے کی
کہ چرالے گیا ہے رنگت کو	(ج) آفتاب
پہن چکے ہیں اسے ترک اور	(د) ایرانی
نہ دیکھ اس کی کہنیوں پہ اس کی	(الف) خستہ حالی
اگر پھٹ جائے تو چل نہیں سکتا	(الف) نوٹ

۴۔ دیے ہوئے اشعار کی تشریح لکھیں:

جو قدر دان ہیں، وہ جانتے ہیں قیمت کو — کہ آفتاب چرالے گیا ہے رنگت کو

بڑا بزرگ ہے یہ، گو قلیل قیمت ہے — میاں! بزرگوں کا سایہ بڑا غنیمت ہے

تشریح:

سید محمد جعفری کی مزاحیہ نظم پُرانا کوٹ میں شاعر کہتا ہے کہ کوٹ کی قدر و قیمت وہی جانتے ہیں جو ان پُرانے کوٹوں سے واقفیت رکھتے ہیں ان کے پُرانے ہونے

کی نشانی ان کوٹوں کی اُڑی رنگت ہے۔

یہ چونکہ پُرانا ہوتا ہے اس لیے اس کی قیمت تھوڑی ہوتی ہے۔لیکن یہ قیمتی اس طرح ہے کہ یہ پُرانے بزرگوں کا پہنا ہوا ہوتا ہے۔

۵۔بچوں کی درسی کُتب میں مزاح کا ہونا کیوں ضروری ہے؟ کے موضوع پر استاد اور شاگرد کے درمیان ایک مکالمہ لکھیں جو ایک سو پچھتر الفاظ پر مشتمل ہو۔

جواب۔

استاد: السلام علیکم، آج ہم بچوں کی درسی کُتب میں مزاح کا ہونا کیوں ضروری ہے؟ اس پر بات کریں۔

شاگرد: وعلیکم السلام، جی استاد۔مزاح کا ہونا اس وقت بہت ضروری ہوتا ہے جب ہم لمحوں کے دوران سخت کام کر رہے ہوں۔مزاح ہمیں تن دلی اور تسلی بخشتا ہے۔

استاد: بہت درست کہا۔مزاح کے بغیر زندگی بہت سخت ہو جاتی ہے۔اس کے علاوہ، بچوں کی درسی کتابیں اکثر بہت سنگین ہوتی ہیں، اور مزاح کر کے وہاں کا ماحول تھوڑا ہلکا ہو جاتا ہے۔

شاگرد: بالکل استاد۔اور مزاح سے ہمیں نئے موضوعات سمجھنے میں بھی مدد ملتی ہے۔ہم بہتر طریقے سے سمجھتے ہیں اور اندازیں یاد رکھتے ہیں۔

استاد: بالکل، مزاح کے ذریعے ہم بچوں کی دلچسپی بڑھاتے ہیں اور ان کی توجہ میں اضافہ ہوتا ہے۔مزاح کے ساتھ ہم ان کی تعلیمی تجربہ کو بھی بہتر بناتے ہیں۔

شاگرد: بالکل، استاد اور اس کے علاوہ، مزاح کرتے وقت ہم اپنے اعتماد کو بھی بڑھاتے ہیں۔

استاد: بہت ہی اچھا، شاگرد۔مزاح کا ہونا بچوں کی ترقی کے لئے بہت اہم ہے۔ہمیں اسے فراموش نہیں کرنا چاہئے۔

شاگرد: جی، استاد۔مزاح کے بغیر تعلیم بھی خشک ہو جاتی ہے۔اس لئے مزاح کو ہمیشہ اہمیت دی جانی چاہئے۔

استاد: بالکل، شاگرد۔تمہارے خوبصورت خیالات نے ہمیں اس موضوع پر سوچنے پر مجبور کیا۔شکریہ۔

شاگرد: آپ کا شکریہ، استاد۔

۶۔ فرض کریں آپ نے نیلام گھر سے جوتا خریدا، جو پہننے پر پاؤں میں چبھتا ہے۔علاوہ ازیں کبھی اس کا تلوا الگ ہو جاتا ہے اور کبھی اس کا تسمہ کھل جاتا ہے۔آپ چلتے چلتے اسے اتار کر ہاتھوں میں پکڑ لیتے ہیں ایسے ہی نکات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک مزاحیہ مضمون لکھیں جو کم از کم دو سو الفاظ پر مشتمل ہو۔

مضمون:

ہمارے گھر ایک بزرگ آئے۔عمر بڑی ہونے کی جہ سے ان کو بھولنے کی بیماری تھی۔ایک بار ایسا ہوا کہ گھر سے نکلے سیدھا جوتوں کے نیلام گھر میں جا گھسے۔مختلف جوتوں کو اُلٹ پلٹ کر دیکھا۔کوئی جوتا پسند نہ آیا۔آخر کار ایک کونے میں ایک جوتا دیکھنے لگے۔تھوڑی دیر میں جوتا پہنا تو اس کا سائز پورا تھا۔جوتا تسمے والا تھا۔ بہت خوش ہوئے۔پہن کر دیکھا۔آرام دہ معلوم ہوا۔پہن کر گھر آ رہے تھے کہ راستے میں اس کے کنارے چبھنے لگے۔جوتوں کو اتارا چبھتے کنارے ذرا سخت محسوس ہوئے پانی میں بھگوئے کہ جوتے نرم پڑ جائیں۔جوتے نرم ہونے کی بجائے اب ناپ میں فرق آنے لگا۔تھوڑی دیر کے لیے جوتے سوکھنے کے لیے رکھ دیے کہ جوتے خشک ہوں تو پہنوں۔جوتے خشک نہیں ہو رہے تھے۔سائز کا فرق کیوں آیا بزرگ سوچنے لگے۔گھر بھی پہنچنا تھا۔تھکاوٹ ہو رہی تھی۔فیصلہ کیا کہ جوتے دوبارہ پہن کر دیکھتا ہوں شائید اب جوتے پورے آ جائیں۔خیال آیا کہ اگر جوتے تنگ ہیں تو اس کے تسمے ہی کھول لوں شائید جوتے اب پورے آ جائیں تسمے بڑے عجیب طریقے سے بندھے ہوئے تھے کہ اگر کوئی کھول لے تو ان کو دوبارہ اسی حالت میں باندھنا مشکل تھا۔چار و نا چار جوتوں کو ہاتھوں میں اُٹھایا اور پیدل ہی گھر کی طرف چل پڑے۔بھولنے کی وجہ سے سوچ میں پڑ گئے کہ میں نے پُرانے جوتے کہاں رکھے تھے۔

سبق نمبر ۱۱

محبت مجھے اُن جوانوں سے ہے

نصابی موضوع: اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا نوجوان

۱۔ دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیے۔

(الف) شاہین کی وہ کون سی خصوصیات ہیں جو علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نوجوانوں میں دیکھنا چاہتے تھے۔

جواب: علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ شاھین کی صفات اپنے نوجوانوں میں دیکھنا چاہتے تھے۔ ان میں سے نمایاں ترین صفت خودی اور وہ نوجوانوں کی ہمت کے قائل تھے اور مسلسل جدوجہد شاھین کی صفت قرار دیے تھے۔

(ب) علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تحریروں میں کس دکھ کا اظہار کیا ہے؟

جواب: علامہ محمد قاقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تحریروں میں اس دکھ کا اظہار کیا ہے کہ اسلاف کے چھوڑے ہوئے علمی اثاثے سے کما حقہ استفادہ نہیں حاصل کیا۔ وہ اپنے کلام میں نوجوانوں کی اس کمی کا گلہ کیا ہے۔

(ج) علامہ محمد اقبال نے نوجوانوں کو کس چیز کا درس دیا؟

جواب: علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے نوجوانوں کو مسلسل محنت کرنے کا درس دیا۔

(د) ''وہ کیا گردوں ہے تو جس کا ہے ٹوٹا ہوا تارا'' سے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی کیا مراد ہے؟

جواب: ''وہ کیا گردوں ہے تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا سے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی مراد تمہارے اسلاف جن کے کارناموں سے تاریخ بھری پڑی ہے اپنی اس عظمت رفتہ کو یاد کرو کہ تمہارا تعلق اس نسل ہے جن کے نام تاریخ میں ان مٹ ہیں۔

(ہ) علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری میں زیادہ تر ان کے مخاطب نوجوان کیوں ہیں؟

جواب: علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے مخاطب نوجوان اس لیے ہیں وہ سمجھتے تھے کہ نوجوانوں میں ہمت، طاقت اور گرم خون ہوتا ہے۔ وہ بہت سارے معاملات میں سمجھ بوجھ زیادہ رکھتے ہیں اور اپنی طاقت کے مطابق محنت کر سکتے ہیں۔ اپنی استطاعت کے مطابق خوب محنت کرنا جانتے ہیں۔

(و) علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے مثالی نوجوان کی وہ کون سی خصوصیات ہیں، جو آپ میں موجود ہیں اور کون سی خصوصیات ہیں جو آپ پیدا کرنا چاہتے ہیں؟

جواب: علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے نوجوان کی ایک خصوصیت ہے جو میں اپنے اندر پاتا ہوں وہ دین سے محبت اور محنت کرنا۔ خودداری اور مستقل مزاجی کے ساتھ جدوجہد کو اپنے اندر نہیں پا سکا۔ اس کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔

۲۔ سبق کے مطابق درست الفاظ لکھ کر خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) علامہ محمد اقبال قوم کے نوجوانوں کے لیے ہمیشہ۔۔۔۔۔ رہتے تھے۔ (فکرمند)

(ب) انھوں نے نوجوانوں کو خودشناسی اور۔۔۔۔۔ کا درس دیا۔ (خودداری)

(ج) شاہین ایک۔۔۔۔۔ اور خوددار پرندہ ہے۔ (غیور)

(د) ہمارے دانش وراور مفکرین اپنے علم اور۔۔۔۔۔ کی دولت چھوڑ گئے ہیں۔ (تدبر)

(ہ) علامہ محمد اقبال ایسے نوجوانوں سے محبت کرتے تھے جو اپنی۔۔۔۔۔کے بل بوتے پر ترقی کی منازل طے کرتے ہیں۔(محنت)

۳۔سبق کے مطابق درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

نہیں ترا نشیمن قصرِ سلطانی کے	(الف) گنبد پر
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں	(ب) کمند
بچوں کی آواز سن کر کمرے میں چلے آئے۔	(ب) دادا جان
علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا یومِ پیدائش ہے۔	(د) ۹ نومبر
علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ شاہین کے نام سے پکارتے تھے۔	(ب) نوجوانوں کو
علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ مسلم نوجوانوں میں وہ تمام خصوصیات دیکھنا چاہتے تھے جو اللہ تعالیٰ نے عطا کیں۔	(ب) شاہین کو
پرندوں میں سب سے تیز نگاہ ہے۔	(ب) شاہین کی
قوموں کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔	(د) خودی
علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری میں زیادہ تر ان کے مخاطب ہیں۔	(ج) نوجوان
علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ قوم کے نوجوانوں کے لیے رہتے تھے۔	(ج) فکرمند

۴۔سبق کے مطابق درست جواب کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں:

(الف) بچے ٹیلی ویژن پر کارٹوں دیکھ رہے تھے۔ (✓)

(ب) قوموں کی ترقی میں خودی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ (✓)

(ج) شاہین مردار کھاتا ہے۔ (✗)

(د) محنت اور کوشش کے بغیر انسان کچھ حاصل نہیں کر سکتا۔ (✓)

(ہ) الطاف حسین حالی ہمارے قومی شاعر ہیں۔ (✗)

۵۔دوست کے نام خط لکھیں جس میں یومِ اقبال رحمۃ اللہ علیہ پر اسکول میں منعقدہ تقریب کے بارے میں بتائیں۔

جواب۔

سمن آباد۔لاہور

15، نومبر 2023

پیارے اسد!

السلام علیکم، کیا حال ہے؟ میں تو بالکل ٹھیک ہوں۔تم نے اپنے اسکول میں منعقدہ تقریبات بسلسلہ یومِ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی روداد بھیجی۔ ماشاءاللہ بہت احسن انداز سے تم نے روداد لکھی۔

میرے اسکول میں بھی پچھلے ہفتے حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں تقریب منعقد ہوئی تھی۔اسکول میں تقریب بڑے پُروقار انداز میں منعقد

ہوئی۔تقریب کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوئی۔ایک طالب علم نے حضرت علامہ محمد اقبال رح ؒ کی نعت پڑھی ''لوح بھی تو قلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب'' سامعین نے دل کھول کر نعت خواں کو داد دی۔پھر ہمارے شہر کے معروف اسکالر محترم احمد محبوب ربانی صاحب نے بڑی ہی پُرمغز تقریر کی۔ان کی تقریر کا موضوع تھا ''علامہ اقبال کے افکار اور آج کے حالات''

زبردست، آنکھیں کھول دینے والی تقریر تھی۔اس کے بعد ایک طالب علم نے کلامِ اقبال پیش کیا ''کبھی اے نوجواں مسلم تدبر بھی کیا تو نے''

اسد! ایسی تقریبات ہونی چاہیے، کیونکہ اس سے ہمارے حوصلوں کو جلا ملتی ہے اور ہم اپنے ایمان اور جذبوں کو تازہ دم کر لیتے ہیں۔

اچھا اب مجھے اجازت

سب کو گھر میں سلام کہنا۔۔والاسلام تمہارا دوست

ریحان

۶۔اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام نوجوانوں کے نام کے موضوع پر دوسو الفاظ پر مشتمل ایک مضمون لکھیں.

جواب۔ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے نوجوانوں کے لیے ایک معنی خیز پیغام پیش کیا۔ان کا پیغام نوجوانوں کے لیے بہت اہم ہے: نوجوانوں کو زندگی میں اعلی وارفع مقاصد پیشِ نظر رکھنے چاہیے اور راہِ عمل میں تحقیق میں مصروف ہونا چاہئے، عزم و استقامت کے ساتھ مشقت کرنا چاہئے، اور ناکامیوں پر مایوس ہرگز نہ ہونا چاہئے۔اقبال رحمہ اللہ علیہ نے نوجوانوں سے بڑی امیدیں لگائی ہیں۔اسلام کے نظریہ و عمل کو بنیادی ستون بنایا اور ان کو انقلابی خیالات کی طرف گامزن کرنے کا مشن سمجھایا۔ان کا کہنا تھا کہ نوجوان اپنی قوت کو جاننے اور استعمال کرنے کی کوشش کریں۔ان کو نہایت اہمیت دی گئی تھی۔اقبال رحمہ اللہ علیہ کا پیغام نوجوانوں کے نام میں ہمیشہ کے لیے موجود ہے۔ان کی باتوں سے ہمیں ایمان اور حوصلہ ملتا ہے کہ ہم اپنے خوابوں کو حقیقت میں کیسے تبدیل کر سکتے ہیں۔نوجوانوں کو اقبال شاہین صفت دیکھنا چاہتے تھے۔ان کے اندر خودداری اور عزم کا پہاڑ بنانا چاہتے تھے۔انہوں نے نوجوانوں سے کہا کہ اگر وہ چاہیں کہ اسلام کے علم اور ثقافتی، سیاسی اور سماجی ورثے کو زندہ کر سکیں تو وہ ضرور کریں۔وہ نوجوانوں کو قوم کی حتمی امید سمجھتے تھے۔

۷۔یومِ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے موقع پر اسکول میں ایک تقریب کے انعقاد کے لیے ہیڈ ماسٹر صاحب/ ہیڈ مسٹریس صاحبہ کے نام درخواست لکھیں:

بخدمت جناب ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ پبلک ہائی اسکول ساہیوال

درخواست: اسکول میں تقریب کا انعقاد بسلسلۂ یوم اقبال رحمۃ اللہ علیہ

جناب عالی!

گزارش ہے کہ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا یومِ ہر سال کی طرح آ رہا ہے۔ہم اسکول میں طالبعلموں کے لیے ایک تقریب منعقد کرنا چاہتے ہیں۔اس کی اجازت دی جائے۔

العارض

خرم شہزاد

کلاس دہم (بی)

رول نمبر:25

2023_08_15

سبق نمبر ۱۲

ملکۂ کوہسار کی سیر

نصابی موضوع: سیر و سیاحت

۱۔ دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) مال روڈ پر چہل پہل کیوں تھی؟

جواب: مال روڈ مری کا وہ علاقہ ہے، جہاں پر خوب رونق ہوتی ہے یہاں پر سجی سجائی دکانیں ہوتی ہیں۔ غیر ملکی سیاح بھی اسی روڈ پر زیادہ تر نظر آتے ہیں اور مال روڈ پر ہوٹل، ریستوران، مارکیٹ اور ایک بڑا ڈاک خانہ بھی ہے۔ اسی لیے یہاں پر چہل پہل نظر آتی ہے۔

(ب) قائدِ اعظم کب اور کس کے ہمراہ مری تشریف لے کر گئے؟

جواب: قائدِ اعظمؒ محترمہ فاطمہ جناحؒ کے ہمراہ ۱۹۴۶ء کو مری تشریف لے گئے تھے۔

(ج) ''چھرا پانی'' پر گاڑیاں کیوں رکی ہوئی تھیں؟

جواب: ''چھرا پانی'' پر گاڑیوں کے ٹائروں پر ٹھنڈا پانی ڈالا جاتا ہے۔ یہیں پر لوگ اُبلے انڈے، پکوڑے، اور چپس کھاتے ہیں اور چائے سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور سستاتے ہیں۔

(د) سب نے موٹروے کی بجائے جی ٹی روڈ کے ذریعے سفر کرنے کا کیوں سوچا؟

جواب: سب نے موٹروے کی بجائے جی ٹی روڈ کے ذریعے جانے کا اس لیے سوچا تا کہ وہ راستے میں قابلِ دید مقامات کو بھی دیکھتے جائیں۔

(ہ) اگر آپ پہاڑوں کی ملکہ مری ہوتے تو کون کون سی خوبیاں بیان کرتے؟

جواب: اگر میں ملکہ مری ہوتا تو میں کہتا کہ میں ٹھنڈک کا مقام ہوں سرسبز پہاڑ میرے پاس ہیں۔ میں مرجع خلائق ہوں ساری دنیا کے سیاح مجھ سے لطف اندوز ہونے آتے ہیں۔ میرے کچھ علاقے برف پوش رہتے ہیں یہی نظر کی جاذبیّت مجھے دوسرے تفریحی مقامات سے ممتاز کرتی ہے۔

(و) اپنے ملک میں سیاحت کے شعبے کو فروغ دینے کے لیے ہمیں کون کون سے اقدامات کرنے چاہییں۔

جواب: اپنے ملک میں سیاحت کے فروغ کے لیے سب سے پہلے راستوں کو مزید محفوظ بنانے چاہیے۔ ہائی وے ٹریفک قوانین میں سخت اقدامات کی ضرورت ہے۔ سیاحت میں تیزی لانے کے لیے ابلاغِ عامہ کے ذریعے سیاحتی مقامات کی تشہیر کرنی چاہیے۔ غیر ملکی سفارت کاری کے ذریعے سے اپنے سیاحتی مقامات کی خوب خوب تشہیر کرنی چاہیے۔ سفری اخراجات عام آدمی کی پہنچ میں لانے چاہییں۔

۲۔ سبق کے مطابق درست الفاظ لکھ کر خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) جہلم سے آگے۔۔۔۔۔ہے۔ (دینہ)

(ب) جیسے جیسے مری قریب آ رہا تھا، ہوا میں۔۔۔۔۔اور تازگی کا احساس بڑھتا جا رہا تھا۔ (خنکی)

(ج) تحریک پاکستان میں۔۔۔۔۔نے بھی اہم کردار ادا کیا تھا۔ (اہلِ مری)

(د) مال روڈ مری کی مشہور۔۔۔۔۔ہے۔ (معروف شاہراہ)

(ج) مال روڈ کے علاوہ پنڈی پوائنٹ، کشمیر پوائنٹ اور۔۔۔۔۔بھی قابلِ دید مقامات ہیں۔ (باغِ شہیداں)

۳۔سبق کے مطابق درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

قلعہ روہتاس تعمیر کروایا تھا، مسلمان بادشاہ	(ج) شیر شاہ سوری
مری واقع ہے	(ب) پنجاب میں
مری سطح سمندر سے بلندی پر واقع ہے، تقریباً	(ب) ساڑھے سات سو فٹ
مری اردگرد آباد ہے ایک	(الف) مرکزی سڑک کے
قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ مری تشریف لائے	(ج) ۱۹۴۶ء میں
فاطمہ نے اپنے لیے خریدی ایک	(ج) گڑیا
لاہور سے راولپنڈی تک مسافت ہے تقریباً	(ج) پانچ گھنٹے
مری کو اس کی دل فریب خوبصورتی اور دل کش نظاروں کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔	(الف) ۹ ملکۂ کہسار
گاڑیوں کے ٹائروں پر پانی ڈالا گیا	(ج) چھرا پانی کے مقام پر
دینہ سے نکلنے والی دو سڑکوں میں سے ایک قلعہ روہتاس کی طرف نکلتی ہے اور دوسری	منگلا ڈیم کی طرف

۴۔سبق کے مطابق لکھ کر بتائیں کہ متعلقہ جملے کس کہے تھے۔

(الف) ''امی جان! ہم کتنی دیر میں مری پہنچیں گے؟''۔فاطمہ نے پوچھا۔

(ب) ''مری ایک مرکزی سڑک کے اردگرد آباد ہے، جسے مال روڈ کہتے ہیں''۔امی جان نے بتایا۔

(ج) ''پاکستان کے جن علاقوں کو قائدِ اعظم کے قدم چومنے کا موقع ملا، ان میں مری بھی شامل ہے''۔ابو جان بولے

(د) ''بچو! اب کھانے کا وقت ہے واپس ہوٹل چلیں''۔ابو جان بولے

۵۔اپنے اسکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب/ ہیڈ مسٹریس صاحبہ کے نام درخواست لکھیں کہ وہ آپ کی جماعت کے لیے کسی تفریحی مقام کا بندوبست کریں

جواب۔

بخدمت جناب ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ پائلٹ ہائیر اسیکنڈری اسکول لاہور

عنوان: جماعت نہم (اے) کے لیے تفریحی ٹور کا انتظام کرنے کی درخواست

جناب عالی!

گزارش ہے کہ اسکول میں ہمارا کورس مکمل ہو چکا ہے اب ایک ماہ بعد امتحانات ہیں اس لیے ہماری کلاس کی تجویز ہے کہ اسکول ہمارے لیے ایک پُرفضا مقام کی سیر کا انتظام کرے کیونکہ امتحانات سے قبل ایک تفریحی مقام کی سیر ہماری ذہنی تفریح مہیا کرے گی اور ہم امتحانات کے لیے بہتر تیاری کر سکیں گے۔

العارض

خالد جدون

کلاس نہم (اے)

رول نمبر 12

15، اکتوبر 2024

۶۔ کیا آپ نے کسی تفریحی مقام کی سیر کی ہے؟ اس سفر کی روداد لکھیں جو کم از کم ایک سو پچاس الفاظ پر مشتمل ہو۔

جواب۔

ایک طرز زندگی گزارتے گزارتے جب انسان تھک جاتا ہے تو اس کو کچھ لمحے غیر معمولی گزارنے کا شوق چڑھتا ہے۔ ایسے ہی میں نے بھی ایک تفریحی مقام کی سیر کا فیصلہ کیا۔ لاہور میں واقع مقبرہ جہانگیر۔ یہ ایک تاریخی یادگار ہے۔ شہنشاہ جہانگیر کے مقبرے کا حسن و جمال، سنگِ مرمر کا بنا ہوا پانچ فٹ اونچا مقبرہ، عجیب شان و شوکت کا نظارہ پیش کرتا ہے، اس پر چھوٹی ٹکڑیوں کے بنے پتھر بہت خوش نما لگ رہے تھے۔ قبر کے تعویذ کی دائیں بائیں اللہ تعالی کے ننانوے نام مبارک کندہ ہیں اس مقبرے کے اوپر جانے کے لیے چاروں طرف سنگِ سرخ کے زینے بنے ہوئے ہیں۔ مقبرے کے اردگرد حسین اور دلکش باغات سجے ہوئے ہیں۔ جو منظر کو اور بھی خوبصورت بنا رہے تھے۔ اس تفریحی مقام کی سیر کر کے ہمیں بہت خوشی بھی ہوئی اور معلومات میں بھی اضافہ ہوا۔

سبق نمبر ۱۳

اے راہِ حق کے شہیدو

نصابی موضوع: عسکری تہوار

۱۔ دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) مدیحہ اور ابو جان چھت پر کیوں گئے؟

جواب: مدیحہ اور ابو جان حبس کی وجہ سے چھت پر چلے گئے تھے۔

(ب) ۶۔ ستمبر ۱۹۶۵ء کو کون سا واقعہ پیش آیا؟

جواب: ۶۔ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارت نے پاکستان پر قبضہ کرنے کے لیے اچانک حملہ کر دیا تھا۔

(ج) بھارتی فوج کے اس جنگ میں کیا مقاصد تھے؟

جواب: بھارت نے پاکستان کے وجود کو کبھی تسلیم نہیں کیا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ پاکستان پر قبضہ کر کے بھارت میں ضم کر لے۔ اس لیے اس نے اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لیے پاکستان پر اچانک حملہ کر دیا۔

(د) یومِ دفاع منانے کا کیا مقصد ہے؟

جواب: یومِ دفاع منانے کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان کی عظیم فتح پر ملک و قوم کے حوصلوں کو بڑھانا ہوتا ہے پاکستانی فوج اور عوام نے مل کر دشمن کو بتایا کہ وہ اپنی آزادی اور وقار کا دفاع کرنا جانتے ہیں اور پاک فوج کو خراجِ عقیدت پیش کرنا ہے کیونکہ انہیں کی وجہ سے ہم راتوں کو سکون کی نیند سوتے ہیں۔

(ہ) بھارتی فوج کو اس جنگ میں کیا نقصان اُٹھانا پڑا؟

جواب: بھارتی فوج کو اس جنگ میں بہت جانی اور مالی نقصان اُٹھانا پڑا۔ اس کے ۹۵۰۰ فوجی اس جنگ میں مارے گئے، ۱۴۱ جنگی طیارے مار گرائے

گئے اور چھ سو ٹینکوں کو تباہ کر دیا گیا۔

(ہ) ملک کی حفاظت کے لیتے جنگ کیوں ضروری ہے؟

جواب: ملک کی حفاظت کے لیے سب مل کر کام کرتے ہیں عوام اور فوج ایک ساتھ نکل کر دشمن کو باور کرا سکتے ہیں کہ وہ اپنا دفاع مضبوط کیے ہوئے ہیں۔ جنگ کے ذریعے دشمن کو یہ پیغام دیا جا سکتا ہے کہ ہم اپنے دفاع سے غافل ہرگز نہیں اور ملک کی حفاظت کر سکتے ہیں۔

۲۔سبق کے مطابق درست الفاظ لکھ کر خالی جگہ پُر کریں:

(الف) ہم ہر سال چھے ستمبر کے دن کو ایک ۔۔۔۔۔ کے طور پر مناتے ہیں۔ (یومِ دفاع)

(ب) جنگِ عظیم دوم کے بعد ۔۔۔۔۔ کے مقام پر ٹینکوں کی سب سے بڑی لڑائی ہوئی۔ (چونڈہ)

(ج) ۱۹۶۵ء کی جنگ میں بھارتی فوج کے تقریباً ۔۔۔۔ طیارے تباہ ہوئے۔ (۱۴۱)

(د) شام کو بند کمروں میں ۔۔۔۔۔ پیدا ہو گیا تھا۔ (حبس)

(ہ) بھارتی فوج کے جرنیلوں نے ۔۔۔۔۔ میں متوقع فتح کے جشن کو منانے کا اعلان بھی کر دیا تھا۔ (لاہور کے جم خانہ کلب)

۳۔سبق کے مطابق درست جواب کے سامنے (✓) اور غلط جواب کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں:

(الف) ابو جان سرشام پارک کی سیر کے لیے گئے۔ (✗)

(ب) بھارت شروع ہی سے پاکستان کے وجود کے خلاف تھا۔ (✓)

(ج) ۱۹۶۵ء کی جنگ ۱۵ روز جاری رہی۔ (✗)

(د) بھارت نے ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کی شب کو اچانک پاکستان پر حملہ کیا۔ (✓)

۴۔سبق کے مطابق درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں:

جنگِ عظیم دوم کے بعد ٹینکوں کی بڑی جنگ ہوئی	(ب) چونڈہ کے مقام پر
۱۹۶۵ء کی جنگ میں بھارتی فوجی طیارے تباہ ہوئے تقریباً	(ب) ۱۴۰
۱۹۶۵ء کی جنگ میں بھارتی فوجی مارے گئے تقریباً	(ج) ۹۵۰۰
واہگہ بارڈر پر داستانِ بہادری اور شجاعت رقم کی میجر شفقت بلوچ اور	(د) میجر عزیز بھٹی شہید نے
ابھی تک گرمی کا زور نہ ٹوٹا تھا	(الف) ملتان میں
ابو جان سرشام چلے گئے	(الف) چھت پر
ہم یومِ دفاع مناتے ہیں	(ج) ۶۔ستمبر کو
بھارت نے اچانک پاکستان پر حملہ کیا	(ب) رات کے وقت
۱۹۶۵ء کی جنگ کے وقت پاکستان کے صدر تھے	(د) محمد ایوب خان
شروع ہی سے پاکستان کے وجود کے خلاف تھا	(ج) بھارت

۵۔ یومِ دفاع پر اسکول میں منعقد ہونے والی تقریب کی روداد لکھیں جو کم از کم ایک سو پچاس الفاظ پر مشتمل ہو۔

اسکوم میں یوم دفاع کے موقع پر ایک تقریب منعقد کی گئی۔تقریب کے لیے اسکول کی در و دیوار سجائی گئی۔اس تقریب کے شرکاء اسکول کے طلبا، اساتذہ،

ملازمین اور انتظامیہ کے علاوہ بچوں کے والدین کو خصوصی طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ اسٹیج سے تلاوت کلاماک، ملی و قومی نغمے اور دھنیں چل رہے تھے۔ اسکول کا یوم دفاع منانا بہت سے طالب علموں کے اندر وطن سے محبت اور اس کے لیے قربانی کے جذبات کو ابھارنے کا باعث ہوتے ہیں۔ لیجیے پروگرام کے آغاز میں چند لمحے ہیں اسٹیج سے اعلان ہوتا ہے تمام شرکاء اپنی سیٹوں پر براجمان ہو گئے۔ اب باقاعدہ پروگرام کا آغاز ہو گیا۔ اسکول کے اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر صاحب نے کلام پاک کے لیے ایک خوش الحان بچے کو تلاوت کے لیے دعوت دہ اور پھر نعتِ رسول مقبول خاتم النبین صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ واصحابہ وسلم کو عقیدت کے نذرانے پیش کیے۔ ایک بچے نے قومی ترانہ پڑھا۔ سب نے مل کر کھڑے ہو کر اس کے پڑھنے کے ساتھ ساتھ پیش کیا۔ مہمانانِ گرامی کو اسٹیج پر آنے کی دعوت دی گئی۔ اس کے بعد پرنسپل صاحب کو دعوت دی گئی۔ انہوں نے سپاس نامہ پیش کیا اور شرکاء تقریب کو خوش آمدید کہا اور چند عملی نصیحتیں کیں۔ اس کے بعد علاقے کی مشہور سماجی شخصیت کو دعوتِ خطاب دی گئی اور انہوں نے وطن سے محبت کے طریقے بتائے اور طالب علموں کو محنت سے پڑھنے اور ملک کا نام روشن کرنے کی ترغیب دی۔ اس کے بعد علاقے کے ایک مشہور عالمِ دین کو خطاب کی دعوت دی گئی اور انہوں نے فرمایا کہ اپنے ملک کا دفاع کرنا ایمان میں سے ہے۔ اور یہ کہ ملک کا دفاع کرنا افوج پاکستان کے ساتھ مل کر سرحدوں کے تحفظ کو یقینی بنانا بھی ہمارے ایمان کا ایک جزء ہے۔ اس لیے جس قدر ہو سکے اس کے لیے اپنے آپ کو پیش کریں اور ملک کی ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔

اپنی دعا کے ساتھ ہی ایک پُروقار تقریب ختم ہو گئی۔

۶۔ ''وطن سے محبت کیوں ضروری ہے'' کے موضوع پر استاد اور شاگرد کے درمیان ایک مکالمہ لکھیں، جو کم از کم ایک سو پچھتر الفاظ پر مشتمل ہو۔

جواب ۔ موضوع: ''وطن سے محبت کیوں ضروری ہے''

استاد: وطن سے محبت کیوں ضروری ہے؟ یہ ایک بہت ہی اہم سوال ہے جس پر غور کرنا ہمارے لیے فرض ہے۔ اپنے وطن سے محبت ہر انسان کے اندر ہوتی ہے، جو اس کے اظہار کا تقاضا کرتی ہے، اور وطن سے آشنائی پیدا کرتی ہے۔ اور اس کے تمام عناصر کی قدر و قیمت کو سمجھنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔ وطن ماں کی گود جیسی، اس کے حفاظتی چھت، اور اس کی خواتین اور بچوں کے لیے ایک رول ماڈل ہوتی ہے۔ اس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ وطن کے بغیر، انسان کا کوئی مقام ہی نہیں ہوتا، اور ہر شخص کے لیے ایک خاص مقام رکھتی ہے۔

شاگرد: جی ہاں، استاد جی آپ صحیح فرما رہے ہیں۔ وطن سے محبت اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ ہم اپنے ملک کے حقوق اور ذمہ داریوں کو سمجھتے ہیں، اور اپنی ریاست کی انتظامی اور اخلاقی ذمہ داریوں کو بھی مدنظر رکھتے ہیں۔ وطن کی محبت کی بنیاد پر ہم اپنے ملک کی ترقی اور فلاح کی طرف محفوظ راستہ اختیار کر سکتے ہیں۔

استاد: بالکل، وطن سے محبت ایک قوت ہے جو ہمیں اپنے ملک کے ترقی اور تعمیر میں مدد دیتی ہے۔ اس کے بغیر، ہمارا کوئی تعلق نہیں رکھتا۔

شاگرد: میرے خیال میں، وطن سے محبت ہمیں ایک سنجیدہ موقف اور ثابت قدمی کا درس بھی دیتی ہے۔ جب ہم وطن سے محبت کرتے ہیں، تو ہمیں اس کی حفاظت، انقلاب اور اس کی خوبصورتی کے لیے کوشش اور محنت بھی کرنی چاہیے۔

استاد: بالکل، اور وطن سے محبت ہمیں اپنی ملت کے مختلف اقوام و امتوں کے ساتھ ہموار سلوک کا اندازہ دیتی ہے۔ یہ ہمیں ایک دوسرے کے محترم رہنے اور بدلہ لینے کی اقدار کی پہچان کراتی ہے۔

شاگرد: بلکہ وطن سے محبت اس لیے ضروری ہے کہ وطن کی حفاظت کی خاطر ہم اپنی جان اور مال سے اس کی خدمت، لگن اور کوشش کریں ۔

سبق نمبر ۱۴

بادَل کا گیت

نصابی موضوع: نظم ''مناظرِ فطرت''

۱۔ دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) بادل نے اپنا وطن کس لیے چھوڑا؟

جواب: بادلوں نے اپنا وطن اس لیے چھوڑ دیا کہ شعاعوں نے بادلوں کو قائل کیا اور تاروں نے اس مدد کی اور یوں انہوں نے وطن چھوڑ دیا۔

(ب) بادل کو تپتی شعاعوں نے کیا کہا؟

جواب: شعاعوں نے بادل سے کہا کہ آ تجھ کو تارے دکھائیں۔

(ج): نظم کے پہلے اور آخری بند کا تعلق واضح کریں۔

جواب: نظم کے پہلے بند میں شاعر بادلوں کے گھر کے بارے میں بتاتا ہے کہ بادل سمندر میں رہتے ہیں۔ پھر وہ مختلف جگہوں سے ہو کر آخر کار اس کو پھر اپنی جگہ پر آجانا ہوتا ہے۔ یعنی بادل برسنے سے پہلے بھی سمند کی آغوش میں رہتے ہیں اور جب ہر جگہ سے گھوم کر اپنے اصلی مقام پر آجاتے ہیں۔

(د) اس نظم کو پڑھ کر آپ کو زندگی کی کس حقیقت کا ادراک ہوتا ہے؟

جواب: شاعر نے اپنی نظم میں دنیا میں ساری چیزوں کا ایک دوسرے پر انحصار کرنے کی طرف اشارہ کیا ہے کہ کس طرح بادل محتاج ہیں ہواؤں کے اور ہوائیں سمندروں کی یعنی ہر مخلوق کا اپنا دائرہ ہے وہ سب ایک دوسرے کے محتاج ہیں باہم مل کر ہی نظام کائنات چل رہا ہے۔

(ہ) اگر آپ بادل ہوتے اور ہوا آپ کو اِدھر اُدھر اُڑائے پھرتی تو آپ کہاں کہاں کی سیر کرتے اور کیوں؟

جواب: اگر میں بادل ہوتا اور مجھے اختیار ہوتا تو میں سب سے پہلے خوشگوار اور دل فریب نظاروں والی سرزمین کی سیر کرتا اور پھر دنیا کے مشہور ترین شہروں کی سیر کرتا کیونکہ ایسے مواقع بار بار نہیں ملتے۔ لیکن اللہ کا شکر ہے اللہ نے مجھے انسان بنایا ہے۔

۲۔ نظم کے مطابق درست الفاظ لکھ کر خالی جگہ پُر کریں:

(الف) پہاڑوں نے ایسی مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔دی۔ (پٹخنی)

(ب) سمندر سے اُٹھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پہ چھایا۔ (پہاڑوں)

(ج) اڑائیں گی تجھ کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہوائیں۔ (نشیلی)

(د) پر افسوس! فانی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کا میلا۔ (کھیلوں)

(ہ) ستاروں کی دھن میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔چھوڑ آیا۔ (وطن)

۳۔ سبق کے مطابق درست الفاظ کے گرد دائرہ لگائیں:

لہروں کی پرچھائیوں میں رہتا ہے	(الف) بادل
ہواؤں نے بادلوں کو بٹھایا	(ب) شاخوں
بادل کو پربت کی چوٹی دکھائی	(د) ہوا نے
دریا جا کر ملتے ہیں	(الف) سمندر میں
بادل کو پٹخنی دی	(الف) پہاڑوں نے

بادل نے کس کی دھن میں اپنا وطن چھوڑا	(الف) ستاروں کی
بادل نے تنگ آ کر راہ لی	(د) میدان کی
میں جب تھک گیا زور سے	(ج) بلبلایا
میں رویا تو لگی مسکرانے	(الف) دنیا
بادل کو اُڑانے والی ہوائیں تھیں	(ب) نشیلی

۴۔نظم کے مطابق کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملا کر اشعار مکمل کریں:

کالم الف	کالم ب
میں جب تھک گیا، زور سے بلبلایا	ہواؤں کو بجلی کا کوڑا دکھایا
ستاروں کی دھن میں وطن چھوڑ آیا	ہواؤں نے مجھ کو شانوں پہ بٹھایا
پہاڑوں نے ایسی مجھے دی پٹخنی	کہ تنگ آ کے میدان کی میں نے راہ لی
مگر ایک دن شوخ تپتی شعاعیں	پکاریں کہ آ تجھ کو تارے دکھائیں
یہ سب نالے دریاؤں میں جا گریں گے	یہ دریا سمندر سے جا کے ملیں گے

۵۔نظم ''بادل کا گیت '' کے اہم نکات کی روشنی میں اس کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

جواب۔نظم ''بادل کا گیت'' میں شاعر احمد ندیم قاسمی نے بہت خوب صورت انداز میں آبی چکر کی منظر کشی کی ہے۔سمندر میں کے بیچ میں رہنے والا قطرہ سورج کی شعاعوں کے کہنے میں آ کر آسمانوں کی طرف لپکتا ہے، اور وہ ہواؤں کے مندھوں پر سوار ہو کر پہاڑوں اور چٹانوں سے ٹکراتا ہے اور اتنی مصیبتیں جھیل کر پھر آخر کار اس کے آنسو ٹپک پڑتے ہیں تو اس کو دیکھ کر لوگ خوشیاں مناتے ہیں۔بارش کے ایک قطرے کی یہ روداد ہے۔

۶۔''قدرتی مناظر انسانی زندگی پر کیا اثرات مرتب کرتے ہیں'' ۔اس موضوع پر دو دوستوں کے درمیان ایک مکالمہ لکھیں جو کم از کم ایک سو پچھتر الفاظ پر مشتمل ہو۔

جواب۔

مکالمہ: ''قدرتی مناظر اور انسانی زندگی پر اس کے اثرات''

یوسف: السلام علیکم، آصف! کیا حال ہے؟

آصف : وعلیکم السلام، یوسف! میں ٹھیک ہوں آپ سناؤ؟

یوسف : الحمدللہ، میں بھی ٹھیک ہوں

آصف : تمہارا یہی سوال تھا نا کہ قدرتی مناظر ہماری زندگی پر کیسے اثرات مرتب کرتے ہیں؟

یوسف : بہت ہی دلچسپ سوال پوچھا ہے آصف تم نے۔بے شک، قدرتی مناظر ہماری زندگی پر بہت بڑا اثر ڈالتے ہیں۔قدرتی مناظر ہمیں ذھنی سکون فراہم کرتے ہیں جب ہم ان کے قریب ہوتے ہیں۔اللہ تعالی کی ساری نعمتیں یہ پہاڑ، درخت سمندر اور چاند سورج یہ سب ہمیں اس کی یاد دلاتے ہیں جس نے اس شاہکار کو تخلیق کیا اور ہمارے لیے بہم پہنچایا۔